Al-Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)
Published by: Hira Institute of Social Sciences Research & Development
ISSN: 2791-0989 (Print) 2791-0997 (Online)
Volume 02, Issue 01, January-June 2023, PP: 23-37
Open Access at: www.almithaqjournal.org

امام ابو حنیفہؒ کی صحابہ کرامؓ سے ملاقات اور بلاواسطہ روایات

Imam Abu Hanifa's meeting with the Companions of the Prophet (PBUH) and direct narrations

Ismatullah Nizamani [1]

Abstract

Imam Abu Hanifa was a prominent early Islamic scholar and jurist who lived in the 8th century. He was born in Kufa, Iraq and is considered to be the founder of the Hanafi school of Sunni Islamic jurisprudence. He was a renowned expert in Islamic law and was known for his knowledge, integrity, and independent thinking. His teachings had a significant impact on the development of Islamic law and continue to be followed by a large number of Muslims today. In this article refers to a study or discussion of the meeting between the Imam Abu Hanifa, a prominent early Islamic jurist, and the companions of the Prophet Muhammad (PBUH), who were his contemporaries and directly witnessed the Prophet's teachings and actions. The focus may also be on the direct narrations or transmissions of knowledge that Imam Abu Hanifa received from the companions during this meeting, and how these influenced his development of Islamic law and theology.

Keywords: *Imam Abu Hanifa,, Direct Narrations, fiqh ul Hadith*

Article History
Received:05/01/2023
Accepted:06/03/2023
Published:21/03/2023

Indexing & Abstracting
DRJI
EuroPub
ASIAN Research Index
تحقیقات
تحقیقاتی اشاریہ
SCIMATIC

[1]*Researcher, Jamia Binori Town, Karachi.*
Email: ismatullah_scholar220@gmail.com

All Rights Reserved © 2022 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

اصل بحث شروع کرنے سے پہلے بطورِ تمہید تین باتیں ملحوظ رہیں:

1۔ زیرِ نظر مضمون میں احادیث، تاریخ اور تراجم وغیرہ کی کتب میں کافی حد تک تلاش وجستجو کرکے ان تمام صحابہ کرام کو ذکر کیا گیا ہے جن سے امام صاحب کی ملاقات یا بلاواسطہ روایت ثابت ہے، اسی طرح وہ سب روایات جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے جنہیں امام صاحب بلاواسطہ صحابہ کرامؓ سے نقل کرتے ہیں۔ تاہم عین ممکن ہے کہ بعض روایات چھوٹ گئی ہوں، اس لیے یہ دعوی نہیں کیا جاسکتا کہ مندرجہ ذیل مضمون میں امام صاحب کی تمام وحدانیات آگئی ہیں۔

نیز ایک روایت کے لیے بطورِ حوالہ صرف ایک، دو کتابوں کے ذکر کرنے پر اکتفاء کیا گیا ہے، اگرچہ وہ روایت متعدد کتب میں موجود ہو۔

نوٹ:۔ واضح رہے کہ حضرات محدثین کے نزدیک ایک متن اگر جزوی اختلاف کے ساتھ یا متعدد سندوں سے مروی ہو گا، تو وہ تمام اسانید اور جزوی اختلاف مستقل احادیث اور روایات کا درجہ رکھیں گے، اس حساب سے ایک متن اگر پانچ طرق سے مروی ہو گا تو وہ پانچ روایات کہلائیں گی۔ (1)

لیکن ہم نے صرف مجموعی طور پر متن کا لحاظ رکھا ہے، جزوی اختلاف اور مختلف طرق کو الگ سے روایت قرار نہیں دیا۔ اگر ان مختلف طرق کو الگ روایت قرار دیا جائے تو امام صاحب کی صحابہ کرام سے بلاواسطہ روایات بہت زیادہ ہو جائیں گی، جیسا کہ علامہ کردری تحریر فرماتے ہیں:

وقد جمعوا مسنداته فبلغت خمسين حديثاً يرويه الإمام عن الصحابة رضي الله عنهم.(2)

ترجمہ: اہل علم نے امام صاحب کی مسند احادیث جمع کیں تو وہ پچاس تک ہو گئیں جنہیں امام صاحب بلاواسطہ صحابہ کرام سے روایت کرتے ہیں۔

2۔۔ امام ابو حنیفہؒ کی صحابہ کرامؓ سے بلاواسطہ مروی روایات میں صحت کا لحاظ نہیں رکھا گیا، اس لیے جہاں قابلِ اعتماد اور مستند روایات ہوں گی، وہاں ممکن ہے کہ ان میں سے بعض روایات سند کے اعتبار سے ضعیف، بلکہ شدید ضعیف بھی ہوں۔

3۔۔ مشہور قول کے مطابق امام صاحب کی ولادت سن 80 ہجری میں ہوئی، لیکن اس میں دیگر اقوال بھی ہیں، جیسے: 61ھ، اور 70ھ وغیرہ، اور متعدد ائمہ فن، مثلاً سمعانی(3)، ذواد بن علبہ(4) اور علامہ زاہد کوثری وغیرہ نے 80ھ والا قول مرجوح قرار دیا ہے(5)۔ لہٰذا جن صحابہ کرام سے امام ابو حنیفہ بلاواسطہ روایت کرتے ہیں، اگر ان میں سے بعض کی وفات سن 80ھ سے پہلے ہوئی ہو گی تو بھی علامہ سمعانی اور ان جیسا موقف اختیار کرنے والے ائمہ کے نزدیک ایسے صحابی کی روایت کا منقطع ہونا ضروری نہیں، بلکہ بدستور متصل رہے گی۔ جب تک کہ وہ صحابی ایسا نہ ہو جس کی وفات سن 61ھ کے قریب یا اس سے بھی پہلے ہوئی ہو، اور امام صاحب کی اس سے بلاواسطہ روایت لینے کا امکان نہ ہو۔

اس تمہید کے بعد اصل موضوع کی طرف آتے ہیں کہ حدیث اور تاریخ وتراجم وغیرہ کی کتب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ امام صاحب جن صحابہ کرام سے بلاواسطہ روایت کرتے ہیں، اور ان کی روایت موجود بھی ہے، ایسے صحابہ کی تعداد نو(9) ہے۔ باقی وہ صحابہ کرام جن کی امام صاحب نے صرف زیارت کی ہے، ان سے روایت نہیں لی، یا اگر ان سے روایت لی ہے، لیکن ہم کو نہ مل سکی، ان کی تعداد اس سے زیادہ ہے۔

وہ صحابہ کرام جن سے امام صاحب بلاوسطہ روایت کرتے ہیں:

امام صاحب نے کتنے صحابہ کرام سے ملاقات اور بلاواسطہ روایت کی ہے، اس میں اختلاف ہے، بعض حضرات مثلاً: شیخ ابو المکارم نیساپوری[6]، اور علامہ ابن کثیر وغیرہ نے سات صحابہ کا ذکر کیا ہے[7]۔ متعدد حضرات نے آٹھ صحابہ سے ملاقات اور سماع کا بتلایا ہے، جیسے علامہ عبد القادر قرشی[8]، ابن حجر مکی[9]، اور مولانا عبد الرشید نعمانی وغیرہ[10]۔ اور ایک جماعت نے چودہ صحابہ سے ملاقات اور سماع کا تذکرہ بھی کیا ہے، اس قول سے متعلق علامہ صالحی تحریر فرماتے ہیں:

هذا أكثر ما وقفت عليه مما ذكروه.[11]

یعنی میرے علم کے مطابق یہ سب سے زیادہ تعداد ہے جو اہل علم نے ذکر کی ہے۔

لیکن کتبِ تاریخ وتراجم وغیرہ میں غور کرنے سے یہ بات راجح معلوم ہوتی ہے کہ امام ابو حنیفہ نے جن صحابہ کرام سے ملاقات کی اور روایات لیں، اور ان کی روایات بعد والوں تک پہنچیں، ایسے صحابہ کرام کی تعداد نو(9) ہے۔ اور جن صحابہ کرام سے صرف ملاقات کی، یا جن سے سماع کی تصریح ائمہ نے کی ہے، لیکن ان کی روایات ہمیں نہ مل سکیں، اگر ایسے صحابہ کو بھی شمار کیا جائے تو ان کی تعداد چودہ سے زائد ہوتی ہے، جیسا کہ آگے معلوم ہو گا۔

صحابہ کرام میں سے امام صاحب کے اساتذہ اور شیوخ کے نام:

امام صاحب کو جن صحابہ کرام سے بلاواسطہ شرفِ روایت حاصل ہے، ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

1:۔ حضرت انس بن مالک

2:۔ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی

3:۔ حضرت عبد اللہ بن انیس

4:۔ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی

5:۔ حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ

6:۔ حضرت واثلۃ بن اسقع

7:۔ حضرت عائشہ بنت عجرد

8:۔ جابر بن عبد اللہ

9:۔ معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہم اجمعین

پہلا صحابی: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم اور مشہور ومعروف صحابی ہیں، راجح قول کے مطابق ان کی وفات سن 93ھ کو ہوئی۔[12] اس وقت امام صاحب کی عمر 13 سال تھی۔ امام صاحب کی ان سے ملاقات اور روایت کرنا ثابت ہے، متعدد حضرات نے اس کی تصریح کی ہے۔

چنانچہ علامہ ذہبی تحریر فرماتے ہیں:

أبو حنيفة الإمام الأعظم ۔ ۔ ۔ مولده سنة ثمانين رأى أنس بن مالك غير مرة.[13]

ترجمہ: امام اعظم ابو حنیفہ۔۔۔ ان کی ولادت سن 80ھ کو ہوئی، حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو متعدد بار دیکھا۔

اور یہی بات خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں امام صاحب کے ترجمہ کے تحت[14]، علامہ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں[15] اور دیگر بہت سے حضرات نے اپنی تصانیف میں ذکر کی ہے۔

چنانچہ علامہ بدر الدین عینی فرماتے ہیں:

كان أبو حنيفة، رضى الله عنه، من سادات التابعين، رأى أنس بن مالك، ولا يشك فيه إلا جاهل وحاسد.[16]

ترجمہ: امام ابوحنیفہ حضرات تابعین کے سرداروں میں سے تھے، حضرت انس بن مالک کی زیارت کی، اور اس میں جاہل اور حاسد آدمی کے علاوہ اور کوئی شک نہیں کر سکتا۔

امام ابوحنیفہ کی حضرت انس سے بلاواسطہ روایات

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے بلاوسطہ پانچ روایات نقل کرتے ہیں۔ اور وہ درجِ ذیل ہیں؛

پہلی روایت:

عن أبي حنيفة، قال: سمعت أنس بن مالك، يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: " طلب العلم فريضة على كل مسلم".[17]

امام ابوحنیفہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔

دوسری روایت:

عن أبي حنيفة عن أنس بن مالك قال: كأني أنظر إلى لحية أبي قحافة، كأنها ضرام عرفج.[18]

ترجمہ: امام ابوحنیفہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا: گویا کہ میں ابھی (حضرت ابو بکر کے والد) ابوقحافہ کی داڑھی دیکھ رہا ہوں، وہ آگ کے شعلے کی طرح سرخ ہے۔

تیسری روایت:

عن أبي حنيفة، قال: رأيت أنس بن مالك، قائما يصلي.[19]

ترجمہ: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کھڑے ہو کر نماز پڑھتے ہوئے دیکھا تھا۔

اسی کے مثل ایک اور روایت ہے:

عن سيف بن جابرقال: سمعت أبا حنيفة يقول: قدم أنس بن مالك الكوفة، ونزل النخع، وكان يخضب بالحمرة، قد رأيته مراراً.[20]

ترجمہ: امام ابوحنیفہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کوفہ تشریف لائے اور مقامِ "نخع" ٹھہرنے کے لیے اترے، وہ اپنی داڑھی کو سرخ خضاب لگاتے تھے، میں ان کو کئی مرتبہ دیکھا۔

چوتھی روایت:

عن أبي حنيفة قال: سمعت أنس بن مالك رضي الله عنه يقول: سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول: الدال على الخير كفاعله، والله يحب إغاثة اللهفان.[21]

امام ابو حنیفہ حضرت انس بن مالک سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: نیکی کی طرف رہنمائی کرنے والا، نیکی کرنے والے کی طرح ہے، اور اللہ تعالی مظلوم کی دادرسی کرنے کو پسند کرتا ہے۔

پانچویں روایت:

عن أبي يوسف عن أبي حنيفة قال: كان علماؤنا كلهم يقولون في سجدتي السهو: إنهما بعد السلام ويتشهد فيهما ويسلم، قال حماد بن أبي سليمان: هكذا يفتي أنس بن مالك، قال أبو حنيفة: وسألت أنس بن مالك فقال: هكذا هو.(22)

ترجمہ: امام ابویوسف حضرت امام ابو حنیفہ سے روایت کرتے ہیں کہ ہمارے تمام علمائے کرام سجدہ سہو کے بارے میں یہ کہتے تھے کہ وہ سلام کے بعد ہوں گے اور نمازی تشہد پڑھے گا اور پھر سلام پھیرے گا، حماد بن ابی سلیمان نے کہا کہ اسی طرح حضرت انس بن مالک فتویٰ دیا کرتے تھے، امام نے فرمایا: میں نے انس بن مالک سے پوچھا تو انہوں فرمایا کہ اسی طرح ہی ہے۔

دوسرا صحابی: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی اسلمی رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی معروف صحابی ہیں، صلحِ حدیبیہ، خیبر اور اس کے بعد تمام غزوات میں شریک رہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کوفہ شہر منتقل ہوئے، اور وہیں سن 87ھ یا 88ھ میں ان کا انتقال ہوا۔(23) اور اس وقت امام صاحب سات، آٹھ سال کے تھے، اور شہر بھی ایک تھا، لہذا ان سے ملاقات سے کوئی چیز مانع نہیں تھی۔

نیز متعدد حضرات نے امام صاحب کی ان سے ملاقات کی تصریح کی ہے، جن میں علامہ سرخسی(24)، اور صیمری وغیرہ بھی شامل ہیں۔(25)

اور علامہ بدر الدین عینی تحریر فرماتے ہیں:

عبد الله بن أبي أوفى، واسم أبي أوفى علقمة، ۔ ۔ ۔ وهو أحد من روى عنه أبو حنيفة رضي الله تعالى عنه، ولا يلتفت إلى قول المنكر المتعصب.(26)

ترجمہ: عبد اللہ بن ابی اوفی کے والد ابو اوفی کا نام علقمہ ہے۔۔۔ اور وہ ان حضرات میں سے ایک ہیں جن سے امام ابو حنیفہ نے روایت لی ہے، لہذا اس بات کا انکار کرنے والے متعصب شخص کے قول کی طرف التفات نہیں کیا جائے گا۔

امام ابو حنیفہ کی حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے بلاواسطہ روایات

امام ابو حنیفہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے بلاوسطہ دو روایات نقل کرتے ہیں، اور وہ درجِ ذیل ہیں۔

پہلی روایت:

أبو يوسف قال: حدثنا أبو حنيفة رحمه الله قال: سمعت عبدالله بن أبي أوفى رضي الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «من يقول علي ما لم أقل فليتبوأ مقعده من النار».(27)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں، وہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جو شخص میری طرف منسوب کرکے ایسی بات کہے گا جو میں نہیں کہی تو اس کو چاہیے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔

دوسری روایت:

عن أبي حنيفة، سمعت عبد الله بن أبي أوفى يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: من بنى لله مسجداً ولو كمفحص قطاة بنى الله له بيتاً في الجنة.(28)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، آپ فرمارہے تھے: جس شخص نے اللہ کے لیے مسجد بنائی، اگرچہ قطاۃ پرندے کے گھونسلے جتنی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔

تیسرا صحابی: حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ

امام ابو حنیفہ جس عبد اللہ بن انیس سے روایت نقل کرتے ہیں وہ صحابی ہے، تابعین میں سے نہیں ہے، جیسا کہ ملا علی، اور دیگر متعدد اہل علم نے اس کی تصریح کی ہے(29)۔

واضح رہے کہ صحابہ کرام میں عبد اللہ بن انیس نامی پانچ افراد تھے، جیسا کہ علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

ان الصحابة المسمّين عبد الله بن أنيس خمسة.(30)

اس لیے یہ بات یقینی طور پر معلوم نہ ہو سکی کہ امام صاحب کی عبد اللہ بن انیس نامی کس صحابی سے ملاقات ہوئی۔ البتہ ملا علی قاری کے کلام سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ امام صاحب نے جس عبد اللہ بن انیس نامی صحابی سے روایت کی ہے، وہ انصاری صحابی ہیں، غزوۂ احد وغیرہ میں بھی شریک ہوئے تھے۔(31)

لیکن ان میں سے جو بھی ہو، بہر صورت امام صاحب کی صحابی سے ملاقات اور روایت ثابت ہو جاتی ہے۔ کیونکہ صحابی کی جہالت، روایت وغیرہ کے لیے مضر نہیں۔

متعدد حضرات نے امام صاحب کی حضرت عبد اللہ بن انیس سے ملاقات کی تصریح کی ہے، جن میں مسعود بن شیبہ سندھی(32)، صدر الائمہ مکی اور حافظ دیلمی وغیرہ شامل ہیں۔(33)

امام ابو حنیفہ کی حضرت عبد اللہ بن انیس سے بلاواسطہ روایات

امام ابو حنیفہ نے حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ دو روایتیں نقل کی ہیں، اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلی روایت:

عن أبي حنيفة قال: ولدت سنة ثمانين وقدم عبد الله بن أنيس الكوفة سنة أربع وتسعين، وسمعت منه وأنا ابن أربع عشرة سنة سمعته يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: حبك الشيء يعمي ويصم.(34)

ترجمہ: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں سن 80ھ میں پیدا ہوا، اور حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سن 94ھ میں کوفہ تشریف لائے، میں نے ان سے سماع کیا، جبکہ میری عمر اس وقت چودہ (14) سال تھی، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: تمہارا کسی چیز سے (بہت) محبت کرنا اندھا اور بہرا بنادے گا۔

دوسری روایت:

عن هلال بن العلاء عن أبيه قال: سمعت أبا حنيفة رحمه الله يقول: سمعت عبد الله بن أنيس رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: «رأيت في عارضي الجنة في الليلة التي أسري بي ثلاثة أسطر مكتوبة بالذهب الأحمر لا بماء الذهب، في السطر الأول: لا إله إلا الله محمد رسول الله، وفي السطر الثاني: الإمام

ضامن والمؤذن مؤتمن أرشد الله الأئمة وغفر للمؤذنين، وفي السطر الثالث: وجدنا ما قدمنا وخسرنا ما خلفنا وقدمنا على رب غفور». [35]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: میں نے شبِ معراج جنت کے دروازوں پر اصلی سرخ سونے سے لکھی تین سطریں دیکھیں؛

پہلی سطر میں "لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ" لکھا تھا۔

دوسری سطر میں لکھا تھا کہ امام ضامن ہوتا ہے، اور مؤذن امانت دار، اللہ تعالیٰ اماموں کو ہدایت دے اور مؤذن حضرات کی مغفرت فرمائے۔

اور تیسری سطر میں تحریر تھا کہ ہم نے جو کچھ آگے بھیجا وہ ہم نے پایا، اور جو ہم نے پیچھے چھوڑا، اس میں ہم خسارے میں رہے، اور ہم بڑے ہی بخش کرنے والے رب کے پاس آئے۔

چوتھا صحابی: حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معروف صحابی ہیں، بعض حضرات نے انہیں بدری صحابہ میں شمار کیا ہے۔[36] ان کے سنِ وفات میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق ان کی وفات سن 88ھ کو ہوئی،[37] اور اس حساب سے امام صاحب کی عمر آٹھ سال ہوئی، لہذا ان سے ملاقات سے کوئی چیز مانع نہیں رہی۔ بلکہ ابن سعد وغیرہ نے امام صاحب کی حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء سے ملاقات کی تصریح کی ہے، چنانچہ علامہ ابن عبد البر تحریر فرماتے ہیں:

ذكر محمد بن سعد كاتب الواقدي أن أبا حنيفة رأى أنس بن مالك وعبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي. [38]

ترجمہ: ابن سعد نے ذکر کیا ہے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت انس بن مالک اور حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء دونوں کو دیکھا تھا۔

اور امام صاحب کی ان سے لی گئی مندرجۂ ذیل روایت سے یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ ان کا انتقال سن 88ھ کے کافی بعد ہو۔

امام ابو حنیفہ کی حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء زبیدی سے بلاواسطہ راویت

امام ابو حنیفہ حضرت عبد اللہ بن حارث بن جزء رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ ایک روایت نقل کرتے ہیں، اور وہ درجِ ذیل ہے۔

عن أبي حنيفة أنه قال: حججت مع أبي سنة ست وتسعين ولي ست عشرة سنة، فإذا أنا بشيخ قد اجتمع الناس عليه فقلت لأبي: من هذا الرجل؟ فقال: هذا رجل قد صحب محمدا صلى الله عليه وسلم، يقال له عبد الله ابن الحارث بن جزء، فقلت لأبي: أي شيء عنده؟ قال: أحاديث سمعها من النبي صلى الله عليه وسلم، فقلت: قدّمني إليه حتى أسمع منه، فتقدم بين يدي فجعل يفرج عني الناس حتى دنوت منه فسمعته يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: من تفقه في دين الله كفاه الله همه ورزقه من حيث لا يحتسب. [39]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے سن 96ھ میں اپنے والد کے ساتھ حج کیا، اس وقت میری عمر سولہ (16) سال تھی، وہاں میں نے ایک عمر رسیدہ شخص کو دیکھا جس کے ارد گرد لوگ جمع تھے، میں نے اپنے والد سے اس کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں، ان کا نام عبد اللہ بن حارث بن جزء ہے۔ میں سوال کیا کہ ان کے پاس کیا چیز ہے (کہ لوگ جمع ہیں) تو انہوں نے جواب دیا کہ ان کے پاس حضور ﷺ سے سنی ہوئی احادیث ہیں، میں نے اپنے والد سے کہا کہ مجھے ان کے قریب کیجئے؛ تاکہ میں بھی سن سکوں، لہذا میرے والد مجھ سے آگے چلنے لگے اور لوگوں کو مجھ سے دور ہٹانے لگے، یہاں تک میں ان

صحابی کے قریب ہو کر سننے لگا، وہ فرمارہے تھے کہ میں نے حضور ﷺ کو سنا، آپ فرمارہے تھے: جو شخص اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں سے کافی ہو جائے گا (یعنی ختم کردے گا) اور اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا کرے گا جہاں سے اس کا گمان بھی نہیں ہو گا۔

پانچواں صحابی: حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ انصاری صحابی ہیں، صلحِ حدیبیہ میں شریک ہوئے تھے۔[40] اور امام ابو حنیفہ نے جو روایت ان سے بلاواسطہ نقل کی ہے، وہ روایت انہوں نے حضور ﷺ کے بجائے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے سنی تھی، لہٰذا کسی کو یہ گمان نہ ہونا چاہیے کہ یہ عبد اللہ بن ابی حبیبہ کوئی تابعی ہیں، بلکہ علامہ ابن عابدین شامی[41] اور شیخ عبد الرشید نعمانی وغیرہ نے امام ابو حنیفہ کے اس شیخ عبد اللہ بن ابی حبیبہ کے صحابی ہونے کی تصریح کی ہے۔[42]

امام ابو حنیفہ کی حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے بلاواسطہ راویت

امام ابو حنیفہ حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ ایک روایت نقل کرتے ہیں جو کہ درجِ ذیل ہے۔

عن ابي حنيفة عن عبدالله بن أبي حبيبة قال: سمعت أبا الدرداء رضى الله عنه يقول: كنت رديف رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا ابا الدرداء! من شهد ألا إله إلا الله وأني رسول الله مخلصا وجبت له الجنة، قال فقلت له: وإن زنى وإن سرق فسار ساعة ثم عاد لكلامه قال فقلت: وإن زنى وإن سرق فسار ساعة ثم عاد لكلامه فقلت: وإن زنى وإن سرق فقال: وإن زنى وإن سرق وإن رغم أنف أبي الدرداء.[43]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت عبد اللہ بن ابی حبیبہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا: میں حضور ﷺ کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو درداء! جس نے اخلاص کے ساتھ اس بات کی گواہی دی کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں اس کا رسول ہوں تو اس کے لیے جنت واجب ہو جائے گی، میں عرض کیا: اگرچہ اس نے زنا اور چوری جیسے گناہ کیے ہوں؟ آپ ﷺ تھوڑی دیر چلے، اور پھر وہی کلام فرمایا تو میں نے دوبارہ عرض کیا کہ اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلے اور پھر وہی کلام فرمایا تو میں نے بھی وہی سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، اگرچہ اس نے زنا کیا ہو، اگرچہ اس نے چوری کی ہو، چاہے ابو درداء کو ناگوار ہی کیوں نہ لگے۔

چھٹا صحابی: حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ اصحابِ صفہ میں سے ہیں، اور کچھ عرصہ حضور ﷺ کی خدمت کرنے کا بھی ان کو شرف حاصل رہا ہے، ان کی تاریخِ وفات میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق ان کا انتقال سن 86ھ کو ہوا۔[44] اس حساب سے امام صاحب کی عمر اس وقت چھ (6) سال تھی، اور یہ عمر سماع کے لیے کافی ہے، کیونکہ اکثر محدثین کے نزدیک بچے کا پانچ سال کی عمر میں حدیث کا سماع وغیرہ درست ہوتا ہے۔ جیسا کہ مقدمہ ابن الصلاح میں ہے:

التحديد بخمس هو الذي استقرّ عليه عمل أهل الحديث المتأخرين.[45]

امام ابو حنیفہ کی حضرت واثلہ بن اسقع سے بلاواسطہ روایات

امام ابو حنیفہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے تین روایات بلاواسطہ نقل کرتے ہیں، اور وہ درجِ ذیل ہیں۔

پہلی روایت:

عن أبي حنيفة عن واثلة بن الأسقع، أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: دع ما يريبك إلى ما لا يريبك.[46]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز تم کو شک میں ڈالے اسے چھوڑ کر شک میں نہ ڈالنے والی چیز اختیار کرو۔

دوسری روایت:

عن أبي حنيفة رحمه الله قال: سمعت واثلة بن الأسقع رضي الله عنه يقول: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: لا تظهرن شماتة لأخيك فيعافيه الله ويبتليك.[47]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: اپنے بھائی کی تکلیف اور مصیبت پر ہر گز خوش نہ ہو، کہیں اللہ تعالیٰ اس کو عافیت دے کر تم کو اس میں مبتلا نہ کر دے۔

تیسری روایت:

عن أبي حنيفة رحمه الله قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت من كل واحد منهم خيراً، ۔ ۔ ۔ لقيت واثلة بن الأسقع وسمعته يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: لايظن أحدكم أنه يتقرب إلى الله بأقرب من هذه الركعات يعني الصلوات الخمس.[48]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات صحابہ سے ملاقات کی، اور ان میں ہر ایک کو میں نیکی کی بات کہتے سنا،۔۔۔میں واثلہ بن اسقع سے ملا تو میں انہیں یہ کہتے سنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے کوئی شخص ہر گز یہ گمان نہ کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ان پانچ نمازوں کے علاوہ کسی دوسری عبادت کے ذریعے جلدی قرب حاصل کر سکے گا۔

ساتواں صحابی: عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا

حضرت عائشہ بنت عجرد صغار صحابیات میں سے ہیں، بعض حضرات نے انہیں تابعیات میں شمار کیا ہے، لیکن ابن معین[49]، علامہ خوارزمی[50]، اور شیخ عبد الرشید نعمانی وغیرہ نے انہیں صحابیہ قرار دیا ہے[51]۔ نیز ابن معین نے امام صاحب کی ان سے ملاقات اور روایت لینے کی تصریح بھی کی ہے۔

حدثنا يحيى بن معين أن أبا حنيفة صاحب الرأي سمع عائشة بنت عجرد.[52]

امام ابو حنیفہ کی حضرت عائشہ بنت عجرد سے بلاواسطہ روایت

امام ابو حنیفہ حضرت عائشہ بنت عجرد رضی اللہ عنہا سے بلاواسطہ ایک روایت نقل کرتے ہیں، اور وہ مندرجہ ذیل ہے۔

عن أبي حنيفة عن عائشة بنت عجرد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: "إن أكثر جند الله في الأرض الجراد وأنا لا آكله ولا أحرمه".[53]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت عائشہ بنت عجرد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: زمین پر اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ ٹڈیاں ہیں، میں نہ انہیں کھاتا ہوں، اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

آٹھواں صحابی: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی ہیں، "مکثرین فی الروایۃ" میں ان کا شمار ہوتا ہے، ان کی تاریخ وفات میں اختلاف ہے، ایک قول کے مطابق ان کا انتقال سن 79ھ میں ہوا۔[54]

علامہ سمعانی، علامہ کوثری اور جن حضرات کے نزدیک امام صاحب کی پیدائش سن 70ھ یا اس سے پہلے ہونا راجح ہے، ان کے ہاں امام صاحب کے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ روایت لینے پر اشکال نہیں ہوتا۔ البتہ امام صاحب کے سنِ ولادت میں مشہور قول (80ھ) اختیار کرنے والوں کے نزدیک یہ روایت متصل نہیں، بلکہ منقطع ہوگی، اور امام صاحب اسے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بالواسطہ روایت کرتے ہوں گے۔

لیکن چونکہ امام صاحب کی ولادت سن 80ھ میں ہونا کسی نصِ قطعی سے ثابت نہیں، لہٰذا فریقِ اول کا قول اختیار کرتے ہوئے امام صاحب کی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کو امام صاحب کی صحابہ کرام سے بلاواسطہ روایات میں شمار کیا جاسکتا ہے۔

(امام ابو حنیفہؒ کی تاریخِ ولادت سے متعلق اقوال کا ذکر تمہید میں آچکا ہے)

امام ابو حنیفہ کی حضرت جابر بن عبد اللہ سے بلاواسطہ روایات

امام ابو حنیفہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ دو روایات نقل کرتے ہیں، اور وہ مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلی روایت:

عن أبي حنيفة عن جابر بن عبد الله رضى الله عنه قال: جاء رجل من الأنصار إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له: يا رسول الله! مارزقت ولداً قط، ولا ولد لي، فقال: وأين أنت من كثرة الاستغفار والصدقة، يرزق الله بهما الولد، فكان الرجل يكثر الصدقة ويكثر الاستغفار، قال جابر رضي الله عنه فولد له تسعة من الذكور.[55]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار میں سے ایک آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ہاں اولاد نہیں ہوتی تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کثرت سے استغفار اور صدقہ کیوں نہیں کرتے؟ اللہ تعالی ان کی وجہ سے اولاد عطا فرماتا ہے، پھر وہ آدمی کثرت سے صدقہ اور استغفار کرنے لگا، حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس آدمی کے نو بیٹے پیدا ہوئے۔

دوسری روایت:

عن أبي حنيفة رحمه الله قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت من كل واحد منهم خيراً، ۔ ۔ ۔ ولقيت جابر بن عبدالله الأنصاري وسمعته يقول: بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة والنصيحة لكل مسلم ومسلمة ۔ ۔ ۔ الحديث.[56]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات صحابہ سے ملاقات کی، اور ان میں ہر ایک کو میں نیکی کی بات کہتے سنا،۔۔۔ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کو یہ فرماتے سنا کہ ہم نے فرمانبرداری اور ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے خیر خواہی پر رسول اللہ سے بیعت کی تھی۔

نواں صحابی: حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ

حضرت معقل بن یسار معروف صحابی ہیں، بیعتِ رضوان میں بھی شریک رہے ہیں۔ ان کی وفات میں اختلاف ہے، بعض حضرات نے کہا ہے کہ سن 62ھ میں ان کا انتقال ہوا۔[57]

لیکن دیگر بعض حضرات نے امام صاحب کی حضرت معقل بن یسار سے ملاقات کی تصریح کی ہے، جیسا کہ ملا علی قاری فرماتے ہیں:

وذكر جماعة: أن الإمام لقي معقل بن يسار المزني، وهو ممن بايع تحت الشجرة.[58]

ترجمہ: ایک جماعت نے ذکر کیا ہے کہ امام صاحب نے حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی ہے، اور وہ ان صحابہ میں سے ہیں جو بیعتِ رضوان میں شریک تھے۔

لہٰذا امام صاحب کے سنِ ولادت یا حضرت معقل بن یسار کے سنِ وفات میں کسی غیر مشہور قول کو اختیار کر کے امام صاحب کی حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت کو ان روایات میں شمار کیا جاسکتا ہے جو امام صاحب نے صحابہ کرام سے بلاواسطہ نقل کی ہیں۔

امام ابو حنیفہ کی حضرت معقل بن یسار مزنی سے بلاواسطہ روایت

امام ابو حنیفہ کی حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے بلاواسطہ ایک روایت منقول ہے، اور وہ درجِ ذیل ہے۔

عن أبي حنيفة رحمه الله قال: لقيت سبعة من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وسمعت من كل واحد منهم خيراً، ۔ ۔ ۔ ولقيت معقل بن يسار المزني وسمعته يقول: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: علامات المؤمن ثلاث، إذا قال صدق، وإذا وعد وفى، وإذا اؤتُمِن صدق، وعلامات المنافق ثلاث، إذا قال كذب، وإذا وعد أخلف، وإذا اؤتُمِن خان۔ ۔ ۔ الحديث.[59]

ترجمہ: امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سات صحابہ سے ملاقات کی، اور ان میں ہر ایک کو میں نیکی کی بات کہتے سنا،۔۔۔ میں حضرت معقل بن یسار مزنی رضی اللہ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مؤمن کی تین نشانیاں ہیں؛ جب کوئی بات کرے گا تو سچ کہے گا، وعدہ کرے گا تو اسے پورا کرے گا، اور جب اس کو امانت سپرد کی جائے گی تو وہ سچائی اور دیانتداری سے کام لے گا۔ اور منافق کی بھی تین نشانیاں ہیں؛ جب بولے گا تو جھوٹ بولے گا، کوئی وعدہ کرے گا تو اس کی خلاف ورزی کرے گا، اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ خیانت کرے گا۔

نوٹ:۔ چونکہ امام صاحب کے سنِ وفات میں مشہور قول کے مطابق امام صاحب کی حضرت جابر بن عبد اللہ اور معقل بن یسار رضی اللہ عنہما سے ملاقات ثابت نہیں ہوتی، بلکہ غیر مشہور قول اختیار کرنے سے امام صاحب کی ان سے ملاقات اور روایت کا ثبوت ہوتا ہے، اس لیے ان دونوں حضرات کی روایات آخر میں ذکر کی گئیں۔

وہ صحابہ کرامؓ جن سے امام ابو حنیفہؒ نے صرف ملاقات کی ہے:

ذیل میں ان صحابہ کا ذکر کیا جاتا ہے جن سے ائمۂ فن کی تصریح کے مطابق امام ابو حنیفہ نے صرف ملاقات کی ہے، یا ان سے بلاواسطہ روایت بھی لی ہے، لیکن وہ روایت ہم تک نہ پہنچ سکی۔

حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ:

حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ صحابہ کرام میں سب سے آخر میں وفات پانے والے صحابی ہیں، سن 110ھ میں ان کا انتقال ہوا[60]۔ اس حساب سے امام ابو حنیفہ کی عمر اس وقت تیس (30) سال ہوئی، لہٰذا امام صاحب کا ان سے روایت لینا بالکل ممکن تھا۔

بلکہ امام سرخسی(61)، علامہ صیمری(62)، اور یافعی وغیرہ نے امام صاحب کی حضرت ابو طفیل عامر بن واثلہ سے ملاقات کی تصریح کی ہے۔(63)

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ:

حضرت سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ عنہ مشہور صحابی ہیں، کہتے ہیں کہ ابتداء میں ان کا نام "حزن" بمعنی غم تھا، حضور ﷺ نے ان کا نام تبدیل کرکے "سہل" رکھ دیا، ایک قول کے مطابق ان کا انتقال مدینہ منورہ میں سن 91ھ کو ہوا(64)۔ اس حساب سے امام صاحب کی عمر اس وقت گیارہ سال ہوئی۔ لہٰذا امام صاحب کی ان سے ملاقات ممکن تھی، بلکہ بعض حضرات مثلاً: ابن حجر مکی(65)، مسعود بن شیبہ سندھی(66) اور علامہ یافعی وغیرہ نے امام صاحب کی ان سے ملاقات کی تصریح بھی کی ہے(67)۔

اسی طرح حضرت سائب بن خلاد بن سوید، سائب بن یزید بن سعید، عبد اللہ بن بسر، محمود بن ربیع، عبد اللہ بن جعفر، ابو امامہ صدی بن عجلان رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی امام ابو حنیفہ کی ملاقات اور سماع کی تصریح ایک جماعت نے کی ہے۔ جیساکہ علامہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں:

وذكر جماعة ممن صنف فى المناقب وغيرهم أنه سمع أيضاً من جماعة من الصحابة غير أنس، منهم عمرو بن حريث، ۔ ۔ ۔ ومنهم السائب بن خلاد بن سويد، ووفاته سنة ثمان وثمانين، وقيل بعدها۔ ومنهم السائب بن يزيد بن سعيد، ووفاته سنة إحدى أو اثنتين أواربع وتسعين، ومنهم عبدالله بن بسر، ووفاته سنة ست وتسعين، ومنهم محمود بن الربيع، ووفاته سنة تسع وتسعين، ومنهم عبد الله بن جعفر۔ ۔ ۔ ومنهم أبوأمامة.(68)

خلاصہ کلام:

خلاصہ یہ ہے کہ امام صاحب کی نو(9) صحابہ کرام سے ملاقات کی تصریح اور ان سے بلاواسطہ لی گئی روایات کتبِ احادیث اور تاریخ وتراجم کی کتابوں میں موجود ہیں، جیساکہ اوپر باحوالہ تفصیل سے یہ بات گزر چکی ہے، اور باقی وہ صحابہ جن سے صرف ملاقات کی تصریح ائمہ نے کی ہے، یا ان سے بلاواسطہ روایت لینے کا تذکرہ بھی ہے، لیکن وہ روایت ہمیں نہ مل سکیں، ایسے صحابہ کرام کی تعداد اور زیادہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

1. الزرکشي، محمد بن بهادر بن عبد الله، النكت على مقدمة ابن الصلاح، أضواء السلف–الرياض، ط:•1419-1998م، 1/181۔
2. الكردری، ابن البزاز، مناقب الإمام الأعظم، مکتبہ اسلامیہ، کوئٹہ، ط:1407ھ، 1/21۔
3. السمعانی، عبد الكريم بن محمد بن منصور، الأنساب، دائرة المعارف العثمانية، حيدر آباد، ط1382ه-1962م، مادة: الخزاز، 5/111۔
4. خطیب بغدادی، تاریخ بغداد، دار الغرب الإسلامي، بيروت، ط:1422ه-2002م، 15/144۔
5. الکوثری، زاہد الحسن، تأنيب الخطیب، دار الکتب، پشاور، 1998ء، ص44۔
6. ابو المکارم، عبد الله بن حسين، الأحاديث السبعة عن سبعة من الصحابة الذين روى عنهم أبو حنيفة رحمه الله، المكتبة الإمدادية، مكة المكرمة، 1425ه-2004م، ص169۔
7. ابن کثیر، اسماعیل بن عمر، البداية والنهاية، دار إحياء التراث العربي، بيروت، ط:1408ه-1988م، 10/114۔
8. القرشی، عبد القادر بن محمد، الجواهر المضيئة في طبقات الحنفية، میر محمد کتب خانہ، کراچی، 1999ء، 1/28۔
9. ملا علی قاری، شرح مسند أبي حنيفة، دار الكتب العلمية، بيروت، ط:1405ه-1985م، 1/581۔
10. النعمانی، عبد الرشید، مكانة الإمام أبي حنيفة في الحديث، مكتب المطبوعات الإسلامية، حلب، ط:1416ه، ص112۔
11. الصالحی، عقود الجمان، دار الکتب، پشاور، 2000ء، ص132۔
12. ابن حجر، احمد بن علی بن محمد، الإصابة في تمييز الصحابة، دار الكتب العلمية، بيروت، ط:1410ه، 1/277۔
13. الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، تذكرة الحفاظ، دار الكتب العلمية، بيروت، ط:1319ه-1998م، 1/126۔
14. خطیب البغدادی، تاریخ بغداد، 15/444۔
15. ابن کثیر، البداية والنهاية، 10/114
16. العینی، محمود بن احمد، معاني الأخيار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، دار الكتب العلمية، بيروت، ط:1427ھ، 3/122۔
17. خطیب البغدادی، تاریخ بغداد، 10/161
18. الصیمری، القاضی، أخبار أبي حنيفة وأصحابه، دار عالم الكتب، بيروت، ط:1405ه-1985م، ص19۔
19. الاصبہانی، ابو نعیم، مسند أبي حنيفة رواية، دار النوادر، دمشق، 2002ء، ص:24
20. الصالحی، عقود الجمان، ص132۔
21. السیوطی، جلال الدین، وتبييض الصحيفة، دار الكتب العلمية، بيروت، ط:1410ه-1990م، ص35۔
22. الصیمری، أخبار أبي حنيفة وأصحابه، ص:19۔
23. ابن عبد البر، یوسف بن عبد الله، الاستيعاب في معرفة الأصحاب، دار الجيل، بيروت، ط:1412ه-1992م، 3/870۔
24. السرخسی، شمس الائمہ ابو بکر محمد بن احمد، أصول السرخسي، دار المعرفة، بيروت، 2000ء، 1/314۔
25. الصیمری، أخبار أبي حنيفة وأصحابه، ص:18
26. العینی، محمود بن احمد، عمدة القاري، دار إحياء التراث العربي، بيروت، 1999ء، 10/128۔
27. النسفی، ابو حفص عمر، القند في ذكر أخبار سمرقند، مرآة التراث، تہران، ط:1420ه-1999م، ص261۔

28. السیوطی، تبییض الصحیفۃ، ص:38

29. ملاعلی قاری، شرح مسند أبي حنیفۃ، 1/583۔

30. السیوطی، تبییض الصحیفۃ، ص:37

31. ملاعلی قاری، شرح مسند أبي حنیفۃ، 1/583

32. السندی، عبد القادر، کتاب التعلیم، لجنۃ إحیاء الأدب السندي، حیدر آباد، ط:1384ھ-1965م، ص21۔

33. ملاعلی قاری، شرح مسند أبي حنیفۃ، 1/583۔

34. ابن عساکر، علی بن ابو محمد الحسن، تاریخ دمشق، دار الفکر، دمشق، ط:1415ھ-1995م، 13/316۔

35. النسفی، القند في ذکر أخبار سمرقند، ص:266

36. الأصبهاني، معرفۃ الصحابۃ، 3/618

37. ابن حجر، الإصابۃ في تمییز الصحابۃ، 4/41

38. ابن عبد البر، جامع بیان العلم وفضلہ، ص:66

39. الصیمری، أخبار أبي حنیفۃ وأصحابہ، ص:18

40. ابن حجر، الإصابۃ في تمییز الصحابۃ، 4/47

41. ابن عابدین، عقود اللآلي في الأسانید العوالي، دار البشائر الإسلامیۃ، بیروت، ط:1431ھ-2010م، ص254۔

42. النعمانی، عبد الرشید، التعلیق القویم علی مقدمۃ کتاب التعلیم، لجنۃ إحیاء الأدب السندي، حیدر آباد، 2011ء، ص65۔

43. ابو یوسف، یعقوب بن ابراہیم، کتاب الآثار، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 2001ء، ص197۔

44. ابن عبد البر، الاستیعاب في معرفۃ الأصحاب، 4/1563

45. ابن الصلاح، عثمان بن عبد الرحمٰن، علوم الحدیث، دار ابن الجوزي، القاهرۃ، ط:1433ھ-2012م، ص69۔

46. السیوطی، تبییض الصحیفۃ، ص:36

47. الخوارزمی، جامع المسانید، 1/86۔

48. المکی، الموفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفۃ، مکتبۃ إسلامیۃ-کوئٹہ، ط:1407ھ، 1/28۔

49. الذہبی، شمس الدین محمد بن احمد، تجرید أسماء الصحابۃ، دار المعرفۃ، بیروت، 1998ء، 2/286۔

50. الخوارزمی، جامع المسانید، 1/25۔

51. النعمانی، التعلیق علی مقدمۃ کتاب التعلیم، ص:44۔

52. ابن حجر، احمد بن علی بن محمد، لسان المیزان، دار البشائر الإسلامیۃ، بیروت، ط:2002م، 4/385۔

53. العینی، مغاني الأخیار في شرح أسامي رجال معاني الآثار، 3/125۔

54. الاصبہانی، معرفۃ الصحابۃ، 2/529۔

55. الموفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنیفۃ، 1/28۔

56. ایضاً، 1/36۔

57. مغلطائی، علاؤ الدین، إکمال تہذیب الکمال، الفاروق الحدیثیۃ للطباعۃ والنشر، قاہرۃ، ط:1422ھ-2001م، 11/294۔

58. ملاعلی قاری، شرح مسند أبي حنیفۃ، 1/592۔

59. الموفق، مناقب الإمام الأعظم أبي حنيفة، 1/36۔
60. الأصبهاني، معرفة الصحابة، 5/2943۔
61. السرخسي، أصول السرخسي، 1/314۔
62. الصیمری، أخبار أبي حنيفة وأصحابه، ص:18۔
63. الیافعي، عبد اللہ بن اسعد، مرآة الجنان وعبرة الیقظان، دار الکتب العلمیة، بیروت، ط:1417ھ-1997م، 1/242۔
64. ابن حجر، الإصابة في تمييز الصحابة، 3/167۔
65. ملا علی قاری، شرح مسند أبي حنيفة، 1/581۔
66. السندی، مقدمة کتاب التعلیم، ص:20۔
67. الیافعي، مرآة الجنان وعبرة الیقظان، 1/242۔
68. الهيثمي، ابن حجر، الخیرات الحسان، دار الهدى والرشاد، دمشق، ط:1428ھ-2007م، ص64-67۔